بسم اللہ الرحمن الرحیم

نوجوان ...... اور ...... الجھنیں

www.kitaboSunnat.com

تالیف
فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ

ترجمہ
الشیخ ابو سعد وسیم عثمان المدنی

DAR-UT-TAQWA

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.kitabosunnat.com

نام کتاب : نوجوان اور الجھنیں

مصنف : فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین رحمۃ اللہ علیہ

مترجم : ابو سعد وسیم عثمان المدنی

صفحات : ۵۲

ناشر : دار التقوی

ASLIAHLESUNNET.COM

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فہرست

صفحہ	موضوع
5	پیشِ لفظ: تحفہ قبول کیجئے .... مترجم کے قلم سے
7	مقدمہ .... از مؤلف
11	نوجوانوں پر ایک نظر
23	نوجوانوں کے بھٹکنے کے اسباب اور ان کے مسائل
36	نوجوانوں کے دل میں پیدا ہونے والے وسوسے
40	مسئلۂ تقدیر پر حیرانگی
48	نوجوانوں سے متعلق احادیث

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بسم اللہ والحمد للہ والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ ...... وبعد:

تحفہ قبول کیجئے .... مترجم کے قلم سے

جناب شیخ محمد بن صالح بن عثیمین نے یہ کتاب نوجوانوں کے لئے لکھی ہے میں سمجھتا ہوں کہ جس قدر یہ کتاب نوجوانوں کے لئے مفید ہے اسی قدر بزرگوں کے لئے بھی ہے کیونکہ محترم شیخ صاحب نے جتنی شفقت اور حکمت کے پیرائے میں نوجوانوں کو خود اپنی شخصیت پرکھنے اور نکھارنے کا معیار دیا ہے نوجوان بھی اپنے بزرگوں سے اتنی ہی محبت اور عنایت کے پیاسے ہیں...... اور سچ پوچھئے تو یہ اس سے کہیں زیادہ اہتمام کے مستحق بھی ہیں اس لئے کہ جو شے جتنی زیادہ اہم ہو اس کی اتنی ہی حفاظت کی جاتی ہے اور نوجوان تو ہر گھر، ہر معاشرہ، ہر قوم اور ہر وطن کا بنیادی اور قیمتی سرمایہ ہیں ان کا سدھرنا خود انکی اپنی دنیا و آخرت کے لئے ضروری تو ہے ہی بلکہ ہر اس شخص، ادارے اور ملک کے لئے بھی ضروری ہے جن سے یہ وابستہ ہیں.

اس سلسلے میں اتنا ہی کہنا کافی ہے کہ آج بزرگ اِن کا ہاتھ تھامیں گے تو کل یہ اُن کا ہاتھ تھامیں گے، اسی طرح ہر نوجوان کو آخر کار اسی مرحلہ پر پہنچنا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ہے جہاں آج ان کے بزرگ کھڑے ہیں اس لئے عقلمندی یہی ہے کہ وہ بھی اپنے "کل" کی تیاری کرلیں.

اس تیاری کے لئے زیرِ مطالعہ کتاب جو کہ محض ناصحانہ انداز کے بجائے محققانہ اور مدبرانہ ذوق کی حامل بھی ہے، کافی دلچسپ رہے گی، ان شاء اللہ تعالیٰ

"دار التقوای" کے مؤسس اور روحِ رواں برادر عمر فاروق سلمہ اللہ جو کہ خود بھی ماشاء اللہ نہایت سلجھے ہوئے نوجوان ہیں، نے اس کتاب کے ترجمے اور اشاعت کا اہتمام کر کے واقعتاً نہ صرف اپنے نوجوان ساتھیوں کو بلکہ بزرگوں کو بھی ایک اچھا تحفہ پیش کیا ہے...... جزاہ اللہ عزوجل أحسن الجزاء

ربِّ کائینات اسے قبولیت اور مقبولیت کا شرف بخشے اور ہدایت کا سبب بنائے ...... آمین

مترجم: أبوسعد وسیم عثمان المدنی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

إن الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره ونتوب إليه ونعوذ به من شرور أنفسنا ومن سيئات أعمالنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلل فلا هادي له وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده ورسوله صلى الله عليه وعلى آله وأصحابه ومن تبعهم بإحسان وسلّم تسليماً.

أما بعد:

مجھے خوشی ہے کہ آج میں اپنے ساتھیوں کے سامنے ایک ایسی الجھن کا حل پیش کر رہا ہوں جو صرف اسلامی معاشرے میں ہی نہیں بلکہ ہر معاشرے میں پائی جانے والی الجھن ہے، اور وہ ہے آجکل نوجوانوں کو درپیش ذہنی خلفشار!

دراصل نوجوانوں کے دل و دماغ میں طرح طرح کی نظریاتی اور نفسیاتی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

الجھنیں وارد ہوتی رہتیں ہیں جسکی وجہ سے وہ کبھی کبھار سخت تشویش کا شکار ہو جاتے ہیں وہ اپنے تئیں اس سے چھٹکارا حاصل کرنے اور اس الجھن کو سلجھانے کی بھرپور کوشش کرتے ہیں لیکن بھلا دین اور ضابطۂ اخلاق پر عمل کئے بغیر ایسا کیونکر ممکن ہو! اس لئے کہ انہیں دو چیزوں پر معاشرہ کی بقاء اور دنیا و آخرت کی بھلائی ہے، انہیں کی وجہ سے رحمتیں و برکتیں نازل ہوتی ہیں اور خباثتیں و آفتیں زائل ہوتی ہیں.

جس طرح بستیاں لوگوں سے آباد ہوتی ہیں اسی طرح دین بھی اپنے پیروکاروں سے قائم ہوتا ہے اللہ کے بندوں نے جب بھی اسے نافذ کرنا چاہا، باوجود کثرتِ مخالفین، اللہ تعالیٰ نے ان کی مدد کی. فرمانِ الٰہی ہے:

﴿يَـأَيُّهَا الَّـذِيْـنَ آمَـنُـوْا إِنْ تَـنْـصُـرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ. وَالَّذِينَ كَفَرُوْا فَتَعْساً لَهُمْ وَأَضَلَّ أَعْمَالَهُمْ﴾ سورة محمد: ٧ – ٨

یعنی: اے اہلِ ایمان! اگر تم اللہ کے دین میں معاونت کرو گے تو اللہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہیں ثابت قدم رکھے گا اور جن لوگوں نے کفر کیا ان کے لئے تباہی ہے اللہ ان کے اعمال غارت کردے گا.

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اب جبکہ یہ بات طے ہے کہ دین اپنے پیروکاروں کی وجہ سے ہی قائم رہتا ہے تو ہم سب اہل اسلام اور اسکے علم برداروں کے لئے ضروری ہے کہ سب سے پہلے خود کمربستہ ہوں تاکہ قیادت وہدایت کے قابل اور توفیق وتاییدِ الٰہی کے اہل ہوں، ہمیں چاہئے کہ کتاب اللہ اور سنتِ رسول اللہ ﷺ کو اس طور سے سیکھیں کہ ہم میں قول وعمل اور دعوت وتبلیغ کی صلاحیت پیدا ہوتا کہ حق کے متوالوں کے لئے روشنی کا مینار اور باطل کے مکاروں کے لئے حق کی تلوار بنیں۔

پھر جو کچھ ہم سیکھیں اس پر صحیح طریقہ سے عمل بھی کریں جسکی بنیاد ایمان، یقین، اخلاص اور سلسلہ وار اتباع پر ہو۔

خبردار! ہم صرف گفتار کے غازی نہ ہوں کیونکہ جب تک کسی قول پر خود عمل نہ کیا جائے اس کا کوئی اثر نہیں ہوتا بلکہ اس کا نتیجہ الٹا نکلتا ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ. كَبُرَ مَقْتاً عِنْدَ اللّٰهِ أَنْ تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ﴾ سورة الصف: ٢-٣

یعنی: اے ایمان کے دعویدارو! گفتار کے مطابق تمہارا کردار کیوں نہیں ہے، اللہ کے نزدیک یہ گناہِ عظیم ہے کہ تم عمل کے بجائے باتیں بنائے جاؤ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بہتر یہی ہے کہ ہم اس موضوع کو شروع سے لیکر چلیں اور اپنے نوجوانوں کی عادات وصفات اور احوال پر غور وفکر کریں نیز دیکھیں کہ وہ کس قسم کے نظریات وکردار کے حامل ہیں تاکہ جو ٹھیک ہو اس کی حوصلہ افزائی کریں اور جو غلط ہو اس کی اصلاح کریں کیونکہ آج کے بچے کل کے بڑے ہیں، انہیں پر امّت کے مستقبل کی بنیاد ہے یہی وجہ ہے کہ شرعی تعلیمات میں ان کی بہتر پرورش اور اچھی تربیت پر بطورِ خاص تاکید کی گئی ہے.

اگر نوجوان جو کہ اس امّت کا حقیقی سرمایہ اور مستقبل کے ستون ہیں، سدھر گئے تو پھر نہ صرف، ان شاء اللہ تعالیٰ، امّت کا مستقبل روشن وتابناک ہوگا بلکہ امّت کے بزرگوں کو نیک وارث میسر آئیں گے اور یہ سب تب ہی ممکن ہے جب نوجوانوں کی تعلیم وتربیت کی بنیاد دین اور ضابطۂ اخلاق پر ہو.

محمد بن صالح بن عثیمین

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

نوجوانوں پر ایک نظر

اگر ہم نوجوانوں کا بغور جائزہ لیں تو کہہ سکتے ہیں کہ عام طور پر نوجوان تین قسم کے ہوتے ہیں:

سدھرا ہوا نوجوان، بگڑا ہوا نوجوان اور حیران و پریشان نوجوان......

سدھرا ہوا نوجوان دراصل وہ نوجوان ہے:

☆......جو حقیقی معنوں میں مؤمن ہو یعنی اسے دینِ اسلام کی سچائی کا پکا یقین ہوتا ہے وہ اس کے ہر حکم پر بالکل متفق و مطمئن ہوتا ہے اور اپنے مسلم ہونے پر اسے فخر ہوتا ہے، وہ یہ اچھی طرح سمجھتا ہے کہ ایمان کی دولت ملنا نہایت خوش نصیبی ہے اور اس سے محرومی بڑی بد نصیبی ہے.

☆......جو اللہ، وحدہ لاشریک لہ، کی عبادت عین اس کے مقرر کردہ طریقوں کے مطابق کرے

☆......جو حقیقی معنوں میں اپنے قول و عمل میں محمد رسول اللہ ﷺ کی پیروی کرتا ہے کیونکہ اس کا ایمان ہے کہ وہ اللہ کے سچے رسول ہیں اور وہی قابلِ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

تقلید امام ہیں.

☆ ...... جو پوری دل جمعی کے ساتھ نماز کو بہتر سے بہتر طریقہ پر ادا کرنے کی کوشش کرتا ہے کیونکہ اس کا ایمان ہے کہ نماز میں دین و دنیا کے فوائد اور کامیابی ہے اور اس کو چھوڑنے کا انجام انفرادی اور اجتماعی ہر اعتبار سے نہایت عبرتناک ہے.

☆ ...... جو مستحقین کو پوری پوری زکوٰۃ دیتا ہے کیونکہ اس کا ایمان ہے کہ یہ اسلام اور مسلمین کی ضرورتیں پوری کرنے کا ذریعہ ہے اسی لئے اسے اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں شامل کیا گیا ہے.

☆ ...... جو ماہِ رمضان کے پورے روزے رکھتا ہے اور اپنے آپ کو نفسانی خواہشوں اور زبان کی لذتوں سے بچائے رکھتا ہے چاہے سردی ہو یا گرمی، کیونکہ اس کا ایمان ہے کہ اسی میں اللہ تعالیٰ کی خوشی و مرضی ہے چنانچہ وہ اپنے رب کے احکامات پر اپنی خواہشات کو قربان کر دیتا ہے.

☆ ...... جو بیت اللہ جا کر فریضۂ حج ادا کرتا ہے کیونکہ جب وہ اللہ سے پیار کرتا ہے تو اللہ کے گھر سے بھی پیار کرتا ہے اور ربّ کریم کی رحمت و مغفرت کی جگہوں پر جانا اور وہاں اپنے مسلم بھائیوں کے ساتھ شامل

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ہونا اسے اچھا لگتا ہے.

☆...... جو اس بات پر یقین رکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا خالق ہے اور وہی زمین و آسمان کا بھی خالق ہے کیونکہ اسے ایسی نشانیاں اور دلیلیں نظر آتی ہیں جن کو دیکھنے اور سمجھنے کے بعد اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے وجود اور خالقِ کُل ہونے پر شک کی کوئی گنجائش نہیں رہتی. اسے اس وسیع وعریض اور حیرت انگیز کائنات کی بناوٹ اور نظام میں خالق کی ہستی کے جلال، اس کی کاریگری کے جمال اور دانائی کے کمال پر ٹھوس دلیلیں نظر آتی ہیں کیونکہ یہ ممکن ہی نہیں کہ یہ کائنات خود بخود اور اچانک بن جائے اس لئے کہ اس سے پہلے اس کا وجود نہیں تھا اور جو خود موجود نہ ہو تو وہ دوسرے کو بھی نہیں بنا سکتا.

یہ بھی ممکن نہیں کہ یہ کائنات خود ہی اچانک بن گئی ہو کیونکہ اس میں ایسا مقرر کردہ نظم وضبط اور باہمی ربط پایا جاتا ہے جس میں کوئی تبدیلی اور ذرا سی خرابی واقع نہیں ہو رہی، ارشاد ہوتا ہے:

﴿وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيلًا﴾ سورۃ الاحزاب: ۶۲

یعنی: تم کبھی اللہ کے نظام میں تبدیلی نہ پاؤ گے

﴿وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَحْوِيلًا﴾ سورۃ فاطر: ۴۳

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

یعنی: تم کبھی اللہ کے نظام میں کجی وخرابی نہ پاؤ گے

﴿مَا تَرَىٰ فِي خَلْقِ الرَّحْمَٰنِ مِن تَفَاوُتٍ فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرَىٰ مِن فُطُورٍ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنقَلِبْ إِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَهُوَ حَسِيرٌ﴾ سورة الملك: ۳ - ۴

یعنی: تمہیں رحمٰن کی مخلوق میں کوئی عیب نہیں نظر آئے گا، پھر دیکھو کیا تمہیں کوئی خرابی نظر آئی، بار بار دیکھو، ہر بار تمہاری نگاہیں حسرت زدہ ہوکر ناکام لوٹیں گی.

اب جبکہ یہ ثابت ہو گیا کہ اس کائنات کا نظام حیرت انگیز حد تک مربوط ہے تو یہ بھی واضح ہو گیا کہ اس کا وجود بھی خود بخود اچانک نہیں ہو سکتا اس لئے کہ جس چیز کا وجود کسی ضابطہ کی بنیاد پر نہ ہو اس کا نظام بھی ہر لمحہ بدنظمی، افراتفری اور خرابی کا شکار رہے گا.

☆...... جو اللہ کے فرشتوں پر ایمان رکھتا ہے کیونکہ اللہ نے اپنی کتاب میں ان کے بارے میں بتایا ہے اور اس کے رسول ﷺ نے ان کے بارے میں اپنی احادیث میں خبر دی ہے اس طرح کتاب وسنت دونوں میں ان کی صفات، عبادات اور وہ کام جو وہ اللہ کی مخلوق کی بھلائی کے لئے کرتے ہیں،

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کے بارے میں اتنی واضح دلیلیں مذکور ہیں جن کی بناء پر ان کے وجود کی حقیقت میں کوئی شک نہیں کیا جاسکتا.

☆ ...... جو اللہ تعالیٰ کی ان تمام کتابوں پر یقین رکھتا ہے جنہیں اس نے اپنے رسولوں پر لوگوں کو راہِ راست دکھانے کے لئے نازل کیں ہیں، کیونکہ انسانی عقل عباداتِ ومعاملات کی مصلحتوں کی گہرائی تک نہیں پہنچ سکتی.

☆ ...... جو اللہ کے رسولوں اور نبیوں پر ایمان رکھتا ہے کہ اللہ نے انہیں لوگوں کو بھلائی کی طرف بلانے کے لئے بھیجا، وہ انہیں نیکی کا حکم دیا کرتے اور برائیوں سے روکا کرتے تھے تا کہ کوئی اللہ سے گلا نہ کر سکے (کہ اسے گناہ وثواب کا تو معلوم ہی نہ تھا). سب سے پہلے رسول نوح علیہ السلام اور سب سے آخری محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں.

☆ ...... جو یومِ آخرت پر ایمان رکھتا ہے کہ اس دن اللہ تعالیٰ سب لوگوں کو موت کے بعد دوبارہ زندہ کر کے اٹھائے گا تا کہ انہیں ان کے اعمال کا بدلہ دے، تو جو ذرہ برابر نیکی کرے گا اسکی جزاءِ خیر پائے گا اور جو ذرہ برابر گناہ کرے گا اس کی سزا پائے گا کیونکہ دنیاوی زندگی کا یہی مقصد ہے وگرنہ نیکوکار کو جزاء اور بدکار کو سزا کے بغیر دنیاوی زندگی بے معنی ہے.

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

☆ ...... جواچھی اور بری تقدیر پر ایمان رکھتا ہے کہ ہر کام اللہ کی مرضی وقدرت سے ہوتا ہے اسے یہ بھی معلوم ہے کہ خوش بخت بننے کے طریقے اور علامات ہیں اسی طرح بدبختی کی بھی وجوہات اور حرکات ہوتی ہیں.

☆ ...... جو تہہ دل سے مانتا ہے کہ خیر خواہی اللہ، اس کی کتاب، اس کے رسول ﷺ اور عام وخاص ہر مسلم کے لئے ضروری ہے اسی لئے اپنے مسلم بھائیوں سے صاف صاف بات اور کھرا معاملہ کرتا ہے اور دوسروں سے بھی یہی چاہتا ہے کہ وہ بھی اس کے ساتھ ایسا ہی برتاؤ رکھیں یہی وجہ ہے کہ اس کے قول وکردار میں دھوکہ، فریب، ٹال مٹول اور گھٹیا پن نہیں ہوتا.

☆ ...... جو تبلیغِ دین اس حکمتِ عملی کے ساتھ کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ذکر کی ہے، فرمانِ الٰہی ہے:

﴿ادْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُم بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ﴾ سورة النحل : ١٢٥

یعنی: حکمت اور بہترین نصیحت کے ساتھ اپنے رب کی راہ کی طرف بلایئے اور بہت اچھے طریقہ سے ان لوگوں سے بحث ومباحثہ کیجئے.

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

☆ ...... جو بھلائی کا حکم دیتا ہے اور برائی سے روکتا ہے کیونکہ اس کا ایمان ہے کہ قوم وملّت کی کامیابی وخوش نصیبی اسی میں ہے، ارشادِ ربی ہے:

﴿كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ﴾ سورة آل عمران : ١١٠

یعنی: سب سے بہترین تم لوگ ہو کہ جنہیں انسانیت کو بھلائی کی راہ دکھانے اور برائی سے روکنے کے لئے بھیجا گیا ہے اور تم خود بھی اللہ کے (احکام) ماننے والے ہو۔

☆ ...... جو برائی کو اس طریقہ پر ختم کرنے کی کوشش کرتا ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے، فرمانِ نبوی ہے:

''جب تم میں سے کوئی کسی برائی کو دیکھے تو اسے بذاتِ خود مٹائے، یوں نہ کر سکے تو کسی سے کہہ کر اسے ختم کرائے یوں بھی نہ کر سکے تو کم از کم اس سے کنارہ کش رہے''.

☆ ...... جو سچ بولتا ہے اور سچی بات کو تسلیم کر لیتا ہے، کیونکہ سچائی نیکی اور نیکی جنت تک لے جاتی ہے، اگر کوئی شخص سچ بولتا رہے اور سچائی کی جستجو کرتا رہے تو اللہ کے یہاں اسے صِدّیق (بالفاظِ دیگر جنّتی) لکھ دیا جاتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

☆...... جو ہر مسلم کا فائدہ چاہتا ہے، کیونکہ وہ نبی ﷺ کے اس فرمان پر ایمان رکھتا ہے کہ: "وہ شخص صاحبِ ایمان نہیں ہو سکتا حتیٰ کہ اپنے بھائی کے لئے وہی پسند نہ کرے جو اپنے لئے کرتا ہے"

☆...... جو یہ جانتا ہے کہ وہ اللہ کے سامنے اور اپنی قوم اور وطن کا جوابدہ ہے اسی لئے ہمیشہ ذاتی فوائد کو پسِ پشت ڈال کر ان کاموں کے لئے کوشاں رہتا ہے جن میں دین، امتِ مسلمہ اور وطن کی خیر خواہی اور فائدہ ہو.

☆...... جو صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی مرضی اور خوشنودی کے مطابق پورے اخلاص کے ساتھ یوں جہاد کرتا ہے کہ اس میں نام ونمود بالکل نہیں ہوتا، اسے اپنی ذات اور قوت پر اعتماد کے بجائے اللہ پر بھروسہ ہوتا ہے اور اللہ کی قائم کردہ حدود وقیود کا لحاظ رکھتے ہوئے جہاد کرتا ہے نیز جیسے جیسے اسلام اور مسلمین کے حالات وضروریات کا تقاضہ ہو وہ اپنی جان ومال اور زبان سے جہاد کرتا رہتا ہے.

☆...... جو عمدہ اخلاق وکردار کا مالک اور دیندار ہوتا ہے وہ نرم طبعیت، کشادہ دل، کھلے ذہن اور صبر وتحمل والا ہوتا ہے لیکن وہ اصلاح کے معاملہ میں جذبات کی رو میں نہیں بہتا اور نہ ہی کوئی موقع ضائع کرتا ہے.

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

☆ ...... جو معتدل اور منظّم زندگی گزارتا ہے وہ اپنے پروگرام پر خاموشی کے ساتھ مستعدی اور عمدگی سے گامزن رہتا ہے وہ اپنی زندگی کا ہر لحہ امّتِ مسلمہ کی بھلائی میں صَرف کرتا ہے.

☆ ......ایسا نوجوان اپنے دین، اخلاق اور کردار کی حفاظت کے ساتھ ساتھ کفروالحاد، فسق وفجور، بیہودہ حرکات اور غلط معاملات سے اجتناب کرتا ہے.

تو نوجوانوں کی یہ قسم امّت کے لئے باعثِ فخر اور اسکی زندگی، خوش نصیبی اور دینداری کی علامت ہے، یہی وہ نوجوان ہیں کہ، اللہ کے فضل وکرم سے، ان کے طفیل مسلمین کے بگڑے ہوئے حالات سدھرنے کی امید ہے اور وہ دوسروں کے لئے مشعلِ راہ ہیں اور یہی وہ نوجوان ہیں جو دنیا وآخرت میں سرخرو ہوتے ہیں.

جبکہ نوجوانوں کی دوسری قسم ''بگڑے ہوئے نوجوان'' کی ہے، یہ وہ ہے:

۞ ...... جو غلط نظریات، بری عادات، متکبرانہ خیالات اور اخلاق سوز حرکات اور خودغرضی کا پیکر ہوتا ہے، نہ تو کسی کی حق بات قبول کرتا ہے اور نہ ہی خود برائیوں سے بچنے کی کوشش کرتا ہے اور ہر دم

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ہر معاملہ میں ہٹ دھرمی پر تُلا رہتا ہے۔

- ...... جو کھردرے مزاج کا مالک ہوتا ہے حق کا ساتھ نہیں دیتا اور باطل سے نہیں کتراتا۔
- ......جو اللہ اور اس کے بندوں کی حق تلفی کرنے میں قطعاً نہیں جھجکتا۔
- ...... جو بڑھا نکنے والا ہوتا ہے نہ تو اس کی سوچ صحیح ہوتی ہے اور نہ ہی اس کے طور طریقے ٹھیک ہوتے ہیں اس کے سارے کام میانہ روی سے عاری ہوتے ہیں۔
- ......جو اپنے آگے کسی کی نہیں سنتا گویا اس کی زبان سے نکلا ہوا ہر حرف بالکل صحیح ہوتا ہے اپنی نظر میں وہ خود تمام غلطیوں سے مبرا ہوتا ہے جبکہ اپنے ہر مخالف کو غلط اور گمراہ سمجھتا ہے۔
- ......جو دینی اعتبار سے صراطِ مستقیم سے بھٹکا ہوا اور سماجی و معاشرتی اقدار کے اعتبار سے بے راہ روی کا شکار ہوتا ہے لیکن اسے اپنی بری بات بھی اچھی لگتی ہے یوں وہ دنیا میں بری طرح ناکام رہتا ہے جبکہ اپنے تئیں وہ یہی سمجھتا ہے کہ وہ "بالکل ٹھیک" جا رہا ہے۔
- ......یہی وہ نوجوان ہے جو خود اپنے لئے نحوست اور اپنے معاشرے کے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

لئے آفت ہے. یہی ہے جو امّت کو تباہی کی گھاٹیوں کی جانب گھسیٹ کر لے جا رہا ہے اور اس کی عزت و وقار کے آڑے آ رہا ہے، دراصل یہی وہ مہلک وائرس ہے جس کا علاج بہت مشکل ہے الاّ یہ کہ اللہ تعالیٰ کر دے کیونکہ وہی ہر بات پر قادر ہے.

نوجوانوں کی تیسری قسم میں وہ نوجوان ہے جو بیچارا مختلف راستوں کے درمیان حیران و پریشان ہے، اس نے حق جان لیا اور مان بھی لیا اور ایک اچھے ماحول میں پروان بھی چڑھا لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہر جانب برائی کے راستے بھی کھلے ہوئے ہیں کہیں عقائد میں شبہات ہیں تو کہیں کردار میں بگاڑ ہے کہیں اعمال میں خرابی ہے تو کہیں خرافات ، غلط رسم و رواج اور باطل نظریات. اسی لئے وہ ہمیشہ ذہنی اور نفسیاتی کشمکش میں مبتلا رہتا ہے. وہ مروجہ نظریات کے روبرو گم سم کھڑا ہے اور یہ فیصلہ نہیں کر پا رہا کہ آیا حق یہ ہے جو نت نئے نظریات اور جدید عادات و افکار کی شکل میں سامنے آ رہا ہے یا وہ ہے جو پہلے سے معلوم و معروف ہے اور سلجھے ہوئے لوگ اس پر کاربند ہیں چنانچہ وہ گومگو کے عالم میں تشویش میں گرفتار رہتا ہے، کبھی اُسے صحیح سمجھتا ہے تو کبھی اِسے، یعنی جب جسکا پلڑا بھاری ہوتا ہے.

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

نوجوانوں کی یہ قسم زندگی میں منفی رجحان رکھتی ہے انہیں ایسی طاقتور کشش کی ضرورت ہے جو انہیں حق کی آغوش میں اور بھلائی کی راہ پر کھینچ لائے. یہ کچھ اتنا مشکل بھی نہیں اگر اللہ کے حکم سے انہیں کوئی سمجھدار، صاحبِ علم اور نیک نیت ساتھی مل جائے!

اس قسم کے نوجوان زیادہ تر وہ ہوتے ہیں جنہوں نے تھوڑی بہت اسلامی تہذیب و تعلیم اور زیادہ تر جدید تعلیم جو کہ بظاہر یا ان کے خیال میں دین سے متصادم ہوتی ہیں، حاصل کی ہوئی ہوتی ہیں اور یوں وہ ان دونوں تہذیبوں کے درمیان متردد رہتے ہیں.

یہ لوگ اسلامی تعلیمات پر توجہ دیکر اس حیرانگی سے چھٹکارا پا سکتے ہیں بشرطیکہ وہ یہ تعلیمات اِس کے اصل مآخذ یعنی قرآن وحدیث سے مخلص وجید علماء کے ذریعہ حاصل کریں اور یہ کچھ اتنا مشکل بھی نہیں!

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

نوجوانوں کے بھٹکنے کے اسباب اور ان کے مسائل

نوجوانوں کے بھٹکنے کے اسباب اور ان کے مسائل بہت زیادہ اور مختلف ہیں کیونکہ انسان جوانی کے مرحلہ میں کافی حد تک جسمانی، نفسیاتی اور ذہنی نشوونما سے گزر رہا ہوتا ہے اسی لئے اُن میں تیزی سے تبدیلیاں آتی ہیں چنانچہ یہی وہ مرحلہ ہے جس میں ضروری ہے کہ انہیں خواہشات کو قابو میں رکھنے اور مزاج کو درست رکھنے کے لئے حکمتِ عملی کے ساتھ رہنمائی میسر آئے ایسی رہنمائی جو انہیں سیدھی راہ پر گامزن کر دے۔

بے راہ روی کی کچھ اہم وجوہات:

ا-فراغت ......فراغت یا بیکاری دل و دماغ اور انسانی صلاحیتوں کے لئے موذی مرض ہے انسانی طبعیت کا تقاضہ ہے کہ وہ کسی نہ کسی کام اور مقصد میں مصروف رہے اور اگر اسے یونہی بیکار چھوڑ دیا جائے تو فکر پراگندہ، ذہن زنگ آلود اور ہمت پست ہو جاتی ہے دل میں طرح طرح کے اندیشے اور

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فرسودہ خیالات گھر کر لیتے ہیں کبھی یوں بھی ہو سکتا ہے کہ اس بیکاری سے اکتا کر وہ کچھ برے کاموں پر آمادہ ہو جائے

اس مسئلہ کا علاج یہ ہے کہ یہ نوجوان کوئی مناسب مصروفیت تلاش کرے مثلاً مطالعہ، تجارت یا لکھنا لکھانا وغیرہ جو کہ اسکو بیکاری سے نجات دے اور اسے معاشرے کا ایک متحرک اور مفید فرد بنائے.

۲-کشیدگی اور دوری...... جب گھر کے چھوٹوں اور بڑوں کے درمیان بے رخی اور سنگ دلی کی کیفیت ہو اور بزرگ لوگ نوجوانوں کی بے راہ روی سے پریشان، ان کی اصلاح میں ناکام اور سدھارنے سے مایوس ہو کر ان کو ان کے حال پر چھوڑ دیتے ہیں اور ان کی نظر میں ہر نوجوان بگڑا ہوا ہوتا ہے تو صورتحال بے قابو ہوتی چلی جاتی ہے اور معاشرہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہونے لگتا ہے (جسے عام طور پر Generation Gap کہا جاتا ہے) اور دونوں طبقے ایک دوسرے کو نفرت وحقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں. معاشروں کی تباہی میں یہ خطرہ کی سب سے بڑی علامت ہے.

اس مسئلہ کا علاج یہ ہے کہ نوجوان اور بزرگ دونوں ہی کشیدگی اور دوری کو ختم کرنے کی کوشش کریں اور دونوں کو یہ سمجھ لینا چاہئے کہ سب مل کر

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ایک جسم کی مانند ہیں اور اگر جسم کا کوئی ایک حصہ بھی خراب ہوا تو سارا جسم ناکارہ ہو جاتا ہے.

اسی طرح بزرگوں کے کندھوں پر نوجوانوں کے سلسلہ میں جو ذمہ داری ہے اسے جان لینا چاہئے اور ان کی اصلاح کے بارے میں جو مایوسی ان پر طاری ہے اسے خیر باد کہہ دینا چاہئے اس لئے کہ اللہ ہر شے پر قادر ہے. کتنے گمراہوں کو اللہ نے ہدایت دی اور وہ مشعلِ ہدایت اور مصلح بن گئے.

نوجوانوں کو بھی چاہئے کہ بزرگوں کی عزت اور ان کی رائے کا احترام کریں ان کی نصیحتوں کو قبول کریں کیونکہ انہوں نے اپنی زندگی کے تجربات و واقعات سے وہ کچھ حاصل کیا ہے جو ابھی نوجوانوں کو نہیں معلوم. اس لئے اگر بزرگوں کی حکمت اور نوجوانوں کی قوت باہم جمع ہو جائیں تو معاشرہ، اللہ کے حکم سے، یقینی کامیابی سے ہمکنار ہوگا.

۳- گندے لوگوں سے میل جول...... گندے اور بگڑے ہوئے لوگوں کی رفاقت نوجوان کی عقل و فکر اور کردار پر بہت زیادہ اثر انداز ہوتی ہے، اسی لئے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''انسان اپنے دوست کے طور طریقوں کو اپناتا ہے اس لئے ہر ایک کو چاہئے کہ جسے دوست بنائے پہلے اسے اچھی طرح

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

پرکھ لے“ نیز فرمایا: ”برے ساتھی کی مثال بھٹی جھونکنے والے کی سی ہے وہ تمہارے کپڑے جلا دے گا یا کم از کم تمہیں اس کے پاس سے بدبو آئے گی“.

اس مسئلہ کا علاج یہ ہے کہ نوجوان اچھے اور سمجھدار لوگوں کی صحبت اختیار کرے تاکہ وہ ان سے اچھی اور دانائی کی باتیں سیکھے اس لئے کسی سے میل ملاپ بڑھانے سے پہلے اس کے کردار اور شہرت کے بارے میں اچھی طرح چھان بین کر لے اگر وہ دیندار ہو نیز اعلیٰ اخلاق اور اچھی شہرت رکھنے والا ہو تو یہی تو وہ شخص ہے جس کی اسے ضرورت ہے اب اس کے ساتھ ساتھ رہے اور اگر وہ ان خوبیوں کا حامل نہ ہو تو اس سے ہوشیار اور دور رہنا چاہیئے اور اس کی چکنی چپڑی باتوں اور خوش نما رکھ رکھاؤ کے جال میں نہیں آنا چاہیئے کیونکہ برے لوگ اسی طرح سیدھے سادھے لوگوں کو دھوکہ دیکر پھنسایا کرتے ہیں تاکہ ان کی تعداد بڑھتی رہے اور ان کی حرکتوں پر پردہ پڑا رہے. یاد رہے دوستی سے پہلے آزمائش شرط ہے.

۴-خراب لٹریچر کا مطالعہ...... مخربِ اخلاق رسالوں، غلط نظریاتی کتابوں اور گندے اخباروں کا مطالعہ نوجوان کی ذہنی اور دینی فکر کو پراگندہ کرنے کا سبب بنتا ہے اور اسے گندے اخلاق، بیہودہ کردار اور کافرانہ اطوار کی اتھاہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

گہرائیوں میں دھکیل دیتا ہے خاص کر اُس وقت جبکہ اس کے پاس ذاتی طور صحیح بنیادوں پر اسلامی روحانی اور فکری قوتِ مدافعت اور اچھے، برے اور فائدے ونقصان میں تمیز کرنے کی صلاحیت نہ ہو.

اس قسم کا لٹریچر نوجوانوں پر فوراً منفی اثر ڈالتا ہے کیونکہ نوجوان کا دل ودماغ کورے کاغذ کی طرح ہوتا ہے اس لئے جس قسم کا وہ مطالعہ کرتا ہے وہ جلد ہی اپنی جڑیں گاڑ دیتا ہے پھر اسکی عادات واطوار اور افکار میں اسکی جھلک نظر آنے لگتی ہے.

اس مسئلہ کا علاج یہ ہے کہ وہ اس قسم کے لٹریچر کے مطالعہ کے بجائے ایسی کتابوں کا مطالعہ کرے جو اس کے دل میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت بھر دیں اور ایمان ونیک اعمال سے رغبت پیدا ہو. اس مقصد کے لئے اسے اپنے نفس پر کافی جبر کرنا پڑے گا کیونکہ پہلے کے لٹریچر کے مقابلے میں یہ لٹریچر اسے بظاہر بور اور مشکل لگے گا. یہ بالکل وہی کیفیت ہوگی جب کوئی شخص کسی بری عادت کو چھوڑنے کے لئے کوشش کرتا ہے تو اس کا دل اسے اسی برائی پر آمادہ کرنے کے لئے طرح طرح کے بہانے اور عذر تلاش کرتا ہے.

سب سے بہترین اور مفید کتاب قرآنِ کریم ہے اور تفاسیر کی وہ کتابیں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

جو صحیح احادیث اور واضح دلائل کی روشنی میں مرتب کی گئی ہیں اسی طرح وہ کتابیں جن میں صحیح احادیثِ رسول ﷺ جمع کی گئی ہیں پھر وہ کتابیں جو کتاب اللہ اور صحیح سنتِ رسول اللہ ﷺ کی روشنی میں اخذ کردہ احکام و مسائل سے متعلق ہیں.

۵- اسلام سے متعلق بدگمانی...... بعض نوجوان اسلام کو آزادی ختم کرنے اور صلاحیتوں کو سلب کرنے والا دین تصور کرتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ اسلام ایسا فرسودہ دین ہے جو اپنے پیروکاروں کو پیچھے کی طرف لے جاتا ہے اور ان کی ترقی اور عروج میں رکاوٹ ڈالتا ہے

اس مسئلہ کا علاج یہ ہے کہ ان لوگوں کو اسلام کی حقیقت سے آگاہ کیا جائے کیونکہ اس کا سبب ان کے اپنے برے اعمال اور غلط تصورات ہیں جیسا کہ کسی نے کہا ہے کہ جس کا اپنا منہ کڑوا ہوا سے میٹھا پانی بھی کڑوا لگتا ہے.

اسلام تو ہرگز بھی آزادی چھیننے والا دین نہیں ہے بلکہ یہ تو خود ایسی تعلیم دیتا ہے کہ کوئی شخص دوسروں کی آزادی میں مخل نہ ہو، جب بھی کوئی شخص ہر قسم کی پابندیوں سے آزادی کا مطالبہ کرتا ہے تو گویا وہ لازماً دوسروں کی آزادی کا کچھ حصہ چھیننا چاہتا ہے اور یوں انسانی معاشرہ میں ''جنگل کا قانون'' رائج ہو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

جاتا ہے اور ''آزادیوں'' کے درمیان محاذ آرائی شروع ہو جاتی ہے اور ہر جانب فتنہ وفساد اور لوٹ کھسوٹ کا بازار گرم ہو جاتا ہے۔

اسی لئے اللہ تعالیٰ نے دینی احکام کو ''حدود'' کہا ہے مثلاً جب کوئی حکم حرام کرنے سے متعلق بیان ہوا تو فرمایا: ''یہ اللہ کی حدود ہیں ان کے قریب نہ آنا'' (سورۃ البقرۃ:۱۸۷) اور جب کسی کام کے کرنے کا حکم دیا تو فرمایا: ''یہ اللہ کی حدود ہیں ان کی روگردانی نہ کرنا'' (سورۃ البقرۃ:۲۲۹)۔

حالانکہ ''پابندی'' جیسا کہ بعض لوگ سمجھتے ہیں اور ''رہنمائی'' جو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے بطور شریعت برائے ضابطۂ حیات نازل کی ہے، کے درمیان بہت فرق ہے۔

اس بناء پر اصلاً اس مسئلہ کے پیدا ہونے کا کوئی جواز ہی نہیں کیونکہ نظم وضبط تو ہر بات میں ایک لازمی امر ہے اور پوری کائنات اور خود انسانی طبیعت فطری طور پر نظم وضبط کی پابندی پر مجبور ہے۔

مثلاً انسان بھوک و پیاس سے مجبور اور کھانے پینے کے نظام کا پابند ہے اسی لئے اپنی جان، صحت اور جسم کی حفاظت کے لئے مقدار اور معیار کا لحاظ رکھتے ہوئے اپنی خوراک کے نظام کی پابندی کرتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اسی طرح وہ اپنے معاشرتی اور سماجی نظام کا بھی پابند ہوتا ہے وہ اپنے وطن کے رہن سہن، لباس، رسم ورواج اور دیگر آداب کا پابند ہوتا ہے اور اگر اس کی خلاف ورزی کرے تو غیر مہذب اور آوارہ گردانا جاتا ہے پھر اسکے ساتھ وہی سلوک کیا جاتا ہے جو ایسے لوگوں کے ساتھ کیا جانا چاہیئے.

چنانچہ پوری زندگی پابندی کا نام ہے تاکہ سارے کام مطلوبہ طریقوں پر چلتے رہیں. اب اگر یہ سمجھ میں آ گیا کہ معاشرتی نظام کی درستگی کے لئے اور اس میں انارکی وابتری سے بچنے کے لئے لازماً چند پابندیوں کو اپنانا ہوتا ہے اور کسی شخص کو ان پابندیوں سے آزاد قرار نہیں دیا جاتا تو یہ بھی واضح ہو گیا کہ پوری امّت کی فلاح کے لئے شرعی نظام کی پابندی بھی ضروری ہے اور کسی کو ان پابندیوں سے مبرّا نہیں قرار دیا جاسکتا. تو اب بھی اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ اسلام آزادی چھین لیتا ہے تو یہ یقیناً محض ایک سفید جھوٹ اور بدگمانی ہے.

اسی طرح اسلام قطعاً صلاحیتوں کو ختم نہیں کرتا بلکہ وہ تو بطورِ خاص ہر قسم کی فکری، عقلی اور جسمانی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کے لئے وسیع میدان ہے.

اسلام غور وفکر کی دعوت دیتا ہے تاکہ انسان سوچے سمجھے اور اپنی عقل وفکر کو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

پروان چڑھائے، اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا:

﴿قُلْ إِنَّمَا أَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ أَنْ تَقُومُوا لِلّٰهِ مَثْنَىٰ وَ فُرَادَىٰ ثُمَّ تَتَفَكَّرُوا﴾ سورة سبا: ٤٦

یعنی: میں تمہیں ایک بات کی نصیحت کرتا ہوں کہ تم اللہ کی رضا کے لئے کمربستہ ہواور مل کر باجماعت یا انفرادی طور پر (اکیلے میں) غوروفکر کرو.

نیز فرمایا: ﴿قُلِ انْظُرُوا مَاذَا فِي السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ﴾ سورة يونس: ١٠١

یعنی: کہیئے، دیکھوتو زمین وآسمان میں کیا کیا ہے.

اسلام محض دعوتِ فکرونظر ہی نہیں دیتا بلکہ جولوگ غوروفکراور عقل استعمال نہیں کرتے ان کی مذمت کرتا ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿أَوَ لَمْ يَنْظُرُوا فِي مَلَكُوتِ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ﴾ سورة الأعراف: ١٨٥

یعنی: کیا ان لوگوں نے زمین وآسمان اور جو کچھ اللہ نے پیدا کیا ہے اس کی کیفیت وبناوٹ پر غور نہیں کیا.

﴿أَوَ لَمْ يَتَفَكَّرُوا فِي أَنْفُسِهِمْ، مَا خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا إِلَّا بِالْحَقِّ﴾ سورة الروم: ٨

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

یعنی: کیا ان لوگوں نے خود نہیں سوچا کہ زمین و آسمان اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اس میں پیدا کیا ہے کس قدر سلیقہ سے اور با مقصد ہے۔

﴿وَمَنْ نُعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ أَفَلَا يَعْقِلُونَ﴾ سورۃ یس: ۶۸

یعنی: جسے ہم بوڑھا کر دیں اسے ابتدائی حالت میں لوٹا دیتے ہیں، کیا پھر بھی وہ نہیں سمجھتے۔

فکر و نظر کی ہدایت سوائے عقلی اور فکری صلاحیتوں کو بڑھانے کے علاوہ اور کیا ہو سکتی ہے! بھلا اب بھی کوئی یہ کہہ سکتا ہے کہ اسلام صلاحیتوں کا گلا گھونٹ دیتا ہے؟؟؟ یہ تو محض زبان چلانا ہی ہوا، یقیناً یہ صرف ایک جھوٹا الزام ہے۔

اسلام نے ہر قسم کی تفریح جس میں کوئی جسمانی، دینی اور نظریاتی نقصان نہ ہو، جائز قرار دی ہے۔ نیز کھانے پینے کی تمام اچھی چیزوں کو حلال قرار دیا:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَاشْكُرُوا لِلّٰهِ﴾

سورۃ البقرۃ: ۱۷۲

یعنی: اے اہلِ ایمان! جو اچھی چیزیں تمہیں دی گئی ہیں انہیں کھاؤ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اور اللہ کا شکر ادا کرو.

﴿وَ كُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ﴾

سورة الأعراف: ۳۱

یعنی: کھاؤ پیو مگر ضائع نہ کرو، یقیناً وہ (اللہ) فضول خرچوں کو پسند نہیں کرتا

اسی طرح اسلام نے ہر وہ لباس جائز قرار دیا ہے جو انسانی ضرورت اور فطرت کے مطابق ہو، فرمانِ الٰہی ہے:

﴿يَا بَنِي آدَمَ قَدْ أَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاساً يُوَارِي سَوْءَاتِكُمْ وَرِيْشاً وَلِبَاسُ التَّقْوَىٰ ذٰلِكَ خَيْرٌ﴾ سورة الأعراف: ۲٦

یعنی: اے لوگوں! ہم نے تمہاری پردہ پوشی اور آرائش کے لئے لباس اتارا اور پرہیز گاری کا لباس ہی بہتر ہے.

﴿قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ وَالطَّيِّبَاتِ مِنَ الرِّزْقِ قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾ سورة الأعراف: ۳۲

یعنی: کہو! بھلا کون ہے جو اللہ کی مقرر کردہ زینت (لباس) اور عمدہ نعمتوں کو حرام کر سکتا ہے، کہہ دیجئے کہ یہ سب چیزیں اہلِ ایمان کے لئے دنیوی زندگی کے لئے بھی ہیں اور آخرت میں خاص انہیں کے لئے ہوں گی.

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

شرعی نکاح کے ساتھ عورتوں سے لطف اندوز ہونے کو جائز قرار دیا:

﴿فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنَىٰ وَ ثُلَاثَ وَرُبَاعَ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً﴾ سورة النساء: ٣

یعنی: دو یا تین یا چار عورتوں سے، جو تمہیں مناسب لگے، تم نکاح کر سکتے ہو البتہ اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ ان کے درمیان مساوات نہ کر سکو گے تو پھر ایک پر ہی اکتفاء کرو۔

کاروبار کے میدان میں بھی اسلام نے اپنے ماننے والوں کو صلاحیتوں سے فائدہ اٹھانے سے منع نہیں کیا اور باہمی رضامندی سے ہر جائز کاروبار کرنے کی اجازت دی ہے:

﴿وَأَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا﴾ سورة البقرة: ٢٧٥

یعنی: اللہ نے کاروبار کو حلال اور سود کو حرام کر دیا ہے۔

﴿هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ ذَلُولًا فَامْشُوا فِي مَنَاكِبِهَا وَكُلُوا مِنْ رِزْقِهِ وَإِلَيْهِ النُّشُورُ﴾ سورة الملك: ١٥

یعنی: اسی (اللہ) نے تمہارے لئے زمین کو آسان بنایا تاکہ تم اس کے راستوں میں چلو پھرو اور اللہ کی نعمتیں کھاؤ اور مرنے کے بعد تمہیں اسی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کی طرف آنا ہوگا.

﴿فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِن فَضْلِ اللَّهِ﴾

سورة الجمعة: ۱۰

یعنی: نمازِ (جمعہ) کے بعد زمین پر پھیل جاؤ (کاروبار پر واپس آجاؤ) اور اللہ کا فضل تلاش کرو.

تو کیا اب بھی یہ خیال یا بات صحیح ہے کہ اسلام صلاحیتوں کو مفلوج کر دیتا ہے؟!

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

نوجوانوں کے دل میں پیدا ہونے والے وسوسے

مردہ دل میں برے خیالات اور اسلام کے منافی وسوسے پیدا نہیں ہوتے کیونکہ وہ پہلے ہی ایک مردہ اور بیکار دل ہے شیطان کو اس سے زیادہ اور کیا چاہئے اسی لئے جب ابن مسعودؓ یا ابنِ عباسؓ سے کہا گیا کہ یہود تو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ انہیں تو اپنی نماز میں کوئی وسوسے یعنی بہکانے اور پریشان کرنے والے خیالات نہیں آتے تو انہوں نے کہا وہ ٹھیک کہتے ہیں شیطان کو ایک ویران دل سے کیا لینا!

البتہ جب کوئی دل زندہ ہو یعنی اس میں کچھ ایمان ہو تو شیطان ایسے دل پر مسلسل کاری حملے کرتا رہتا ہے اور اس کے دل میں دین کے مخالف خیالات اور اتنے خطرناک وسوسے ڈالتا ہے کہ بندہ اگر ان کے جال میں پھنس جائے تو کہیں کا نہ رہے حتی کہ وہ اس کے دل میں اللہ، دین اور ایمان کے بارے میں شکوک وشبہات پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے. اگر اسے دل میں کوئی کمزوری اور پسپائی وشکست خوری محسوس ہو تو اس پر قبضہ کر لیتا ہے حتی کہ اسے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.kitabosunnat.com

نہ کرتے ہوئے ایمان پر قائم ہوتو یہی تمہارے سچا اور پکا مؤمن ہونے کی نشانی ہے ان وسوسوں سے تمہارے ایمان میں کوئی کمی نہیں آئے گی.

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: شیطان کسی کے پاس آ کر کہتا ہے کہ اسے کس نے پیدا کیا، اور اسے کس نے پیدا کیا حتی کہ یہ کہتا ہے کہ تمہارے رب کو کس نے پیدا کیا جب وہ اس حد تک تنگ کرنے لگے تو اللہ کی پناہ مانگے اور اس کے وسوسوں کی پرواہ نہ کرے. (بخاری، مسلم) اور ایک دوسری حدیث میں ہے کہ یوں کہے: "آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهِ" یعنی میں اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتا ہوں.

نیز ابوداؤد کی ایک حدیث میں ہے کہ یوں کہو: "اَللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُواً اَحَدٌ" (یعنی اللہ اکیلا ہے، اللہ بے نیاز ہے، نہ تو اس نے کسی کو جنا اور نہ ہی اُسے کسی نے جنا اور اس جیسا کوئی بھی نہیں) پھر اپنے بائیں طرف تھوتھو کرے اور شیطان مردود کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے.

جیسا کہ ان احادیث سے معلوم ہوا کہ صحابہ، رضوان اللہ علیہم اجمعین، نے نبی کریم ﷺ سے اپنا مسئلہ ذکر کیا تو رحمت للعالمین ﷺ نے چار

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

باتوں کے ذریعہ اس کا علاج تجویز کیا:

پہلی: ان وسوں کی بالکل پرواہ نہ کرو گویا کہ تمہارا ان سے کوئی تعلق ہی نہیں اور ان کی جگہ اچھی باتیں سوچو۔

دوسری: ان وسوسوں اور شیطان مردود کے شر سے اللہ کی پناہ مانگو۔

تیسری: یہ کہو: "آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ" یعنی میں اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتا ہوں۔

چوتھی: یہ کہو: "اَللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ" (یعنی اللہ اکیلا ہے، اللہ بے نیاز ہے، نہ تو اس نے کسی کو جنا اور نہ ہی اُسے کسی نے جنا اور اس جیسا کوئی بھی نہیں) پھر اپنے بائیں طرف تھوتھو کرے اور شیطان مردود کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

مسئلہ تقدیر پر حیرانگی

تقدیر کا مسئلہ بھی ان مسائل میں سے ایک ہے جو نوجوانوں کو پریشان کر دیتے ہیں کیونکہ تقدیر پر ایمان لانا مکمل ایمان کا ایک لازمی حصہ ہے اور وہ یوں ہے کہ اس بات پر ایمان رکھے کہ اللہ تعالیٰ زمین و آسمان میں جو کچھ بھی ہونے والا ہے، اس سے نہ صرف یہ کہ باخبر ہے بلکہ وہی ہے جس نے ہر بات کو پہلے سے مقرر کیا ہوا ہے. جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِنَّ ذَٰلِكَ فِي كِتَابٍ إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ﴾ سورة الحج: ٧٠

یعنی: کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ زمین و آسمان میں ہر چیز سے آگاہ ہے دراصل یہ سب کچھ (پہلے سے) مکتوب (مقرر) ہے یقیناً اللہ کے لئے یہ سب کرنا بہت آسان ہے.

نبی کریم ﷺ نے تقدیر کے مسئلہ پر بحث و مباحثہ سے منع فرمادیا:

ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بار رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس اُس

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وقت تشریف لائے جبکہ ہم تقدیر کے مسئلہ پر بحث وتکرار کررہے تھے تو نبی کریم ﷺ اتنا ناراض ہوئے کہ ان کا چہرہ سرخ ہوگیا، فرمایا: "کیا یہی کچھ کرنے کے لئے تمہیں کہا گیا تھا، کیا مجھے تمہاری طرف اسی لئے مبعوث کیا گیا تھا، تم سے پہلی امتوں کے لوگ اس مسئلہ پر جھگڑنے سے تباہ وبرباد ہو گئے، میں تمہیں ہرگز اس مسئلے میں بحث وتکرار کی اجازت نہیں دونگا.(ترمذی)

تقدیر کے مسئلہ میں پڑنے اور جھگڑنے سے بندہ ایسی گہرائیوں میں جا گرتا ہے کہ وہاں سے نکل نہیں سکتا. سلامتی کا راستہ یہی ہے کہ نیکی کی کوشش کرو اور اللہ تعالیٰ کے احکامات بجالاؤ کیونکہ اللہ نے تمہیں عقل وسمجھ سے نوازا اور رسولوں کو کتابیں دیکر تمہاری ہدایت کے لئے بھیجا ہے:

﴿لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَى اللَّهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزاً حَكِيماً﴾ سورة النساء: ١٦٥

یعنی: تاکہ رسولوں کے آنے کے بعد کوئی اللہ سے گِلہ نہ کر سکے اور اللہ زبردست حکمت والا ہے

جب نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ سے فرمایا کہ کوئی بندہ ایسا نہیں ہے کہ جس کا ٹھکانہ جنت یا دوزخ میں مقرر نہ کیا جا چکا ہو تو صحابہ نے عرض کی: یا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

رسول اللہ ﷺ تو کیوں نہ ہم اپنے مقدر پر تکیہ کرلیں اور عمل چھوڑ دیں، فرمایا: عمل کئے جاؤ کیونکہ ہر شخص کے لئے اس کے انجام کے مطابق عمل کرنا آسان کر دیا گیا ہے خوش نصیبوں کے لئے اچھے لوگوں کے کام اور بدنصیبوں کے لئے برے لوگوں کے کام آسان ہوتے ہیں. اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ﴿فَأَمَّا مَنْ أَعْطَىٰ وَاتَّقَىٰ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَىٰ فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَىٰ وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَىٰ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَىٰ فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرَىٰ﴾ سورۃ اللیل: ٥-١٠ یعنی: جو (فی سبیل اللہ) دیتا رہا اور (اللہ سے) ڈرتا رہا اور اچھے صلہ کی امید رکھی تو ہم بھی اس کے لئے (نیکی کرنا) آسان کر دیں گے، البتہ جس نے بخیلی اور لاپرواہی کی اور اچھے صلہ کو جھوٹ جانا تو ہم بھی اس کے لئے (نیکی کرنا) مشکل بنا دیں گے. (بروایت بخاری)

دیکھیں نبی کریم ﷺ نے انہیں عمل کرنے کا حکم دیا اور محض مقدر پر اکتفاء کرنا جائز نہیں کیا کیونکہ جنتی بھی اہلِ جنت والے عمل کر کے ہی جنت میں جائے گا اسی طرح جسے جہنم کا مستحق قرار دیا گیا ہو تو بھی اس کے اعمال کی بناء پر ہی ہوگا اور عمل ہر شخص کی مرضی کے مطابق ہے کیونکہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وہ بخوبی جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عمل کا اختیار دیا ہے اب اسکی مرضی ہے اسے کرے یا چھوڑ دے.

مثلاً ایک شخص سفر کرنا چاہتا ہے تو سفر کرتا ہے کسی جگہ ٹھہرنا چاہتا ہے تو ٹھہر جاتا ہے. اسی طرح جب آگ دیکھتا ہے تو بھاگ کھڑا ہوتا ہے. کسی پسندیدہ شے کو دیکھتا ہے تو اس کی جانب بڑھتا ہے. اسی طرح گناہ اور ثواب کے کام ہیں انسان اپنی مرضی سے انہیں کرتا ہے یا نہیں کرتا!

بعض لوگوں کو مسئلہ تقدیر سے متعلق دو الجھنیں لاحق ہوتی ہیں:

پہلی الجھن: بندہ یہ نوٹ کرتا ہے کہ کوئی اسے کسی کام پر مجبور نہیں کرتا بلکہ وہ اپنی مرضی سے جو چاہتا ہے کرتا ہے تو پھر تقدیر پر ایمان کہ ''ہر کام اللہ کے یہاں مقرر کیے ہوئے حساب کتاب کے مطابق ہوتا ہے''، آخر ان دونوں باتوں، یعنی مرضی اور مقدر، کا آپس میں کیا تعلق بنتا ہے؟

اس کا جواب یہ ہے کہ اگر ہم غور کریں کہ کوئی کام کب ہوتا ہے تو دو باتیں سامنے آتی ہیں یعنی پہلے: عمل کرنے کا ''ارادہ''، پھر: عمل کرنے کی ''صلاحیت وقدرت''. ہر کام اسی وقت واقع ہوتا ہے جب کوئی کچھ کرنا چاہے اور اس کو انجام دینے کی قدرت بھی رکھتا ہو بصورت دیگر ''عمل'' واقع نہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ہوگا. دراصل ''ارادہ'' اور ''قدرت'' دونوں ہی اللہ کے پیدا کردہ ہیں کیونکہ ''ارادہ'' ذہنی قوت اور ''قدرت'' جسمانی قوت کی وجہ سے ہے، اگر اللہ چاہے تو انسان کی عقل سلب کر لے تو پھر وہ کوئی ارادہ نہیں کر سکتا اور اگر اس کی قدرت سلب کر لے تو پھر وہ کچھ کرنے کے قابل نہیں رہتا. اب اگر انسان کچھ کرنے کا ارادہ کرے اور پھر کر گزرے تو یقیناً یہ بات ہے کہ اللہ نے چاہا اور اسے کرنے دیا وگرنہ اس کا ارادہ بدل دیتا یا اس عمل کو کرنے میں کوئی رکاوٹ ہو جاتی اور وہ اسے سرانجام نہ دے پاتا. کسی دیہاتی سے پوچھا گیا کہ تم نے اللہ کو کیسے پہچانا؟ اس نے کہا: ہمتوں کو ٹوٹتا اور ارادوں کو بدلتا دیکھ کر!

دوسری الجھن: گناہ پر انسان کو سزا کیوں ملتی ہے جبکہ جو کچھ اس نے کیا وہ پہلے سے لکھا تھا اور اس ''مُقدّر'' سے چھٹکارا پانا اس کے لئے ممکن نہیں تھا.

جواب یہ ہے کہ جب کوئی یہ کہے تو وہ یہ کیوں نہیں کہتا کہ اچھے اعمال پر جنت کیوں ملتی ہے وہ بھی تو ''مُقدّر'' کا حصہ ہوا! یہ تو انصاف کی بات نہیں کہ برے اعمال کے لئے تو ''مُقدّر'' کو ڈھال بنایا جائے اور اچھے اعمال کو اپنا کمال قرار دیا جائے!

دوسرا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس اعتراض کو سرے سے غلط

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

قرار دیا ہے اور اسے جاہلانہ بات کہا ہے:

﴿سَيَقُولُ الَّذِينَ أَشْرَكُوا لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا أَشْرَكْنَا وَلَا آبَاؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ شَيْءٍ كَذَٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ حَتَّىٰ ذَاقُوا بَأْسَنَا قُلْ هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوهُ لَنَا إِنْ تَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ أَنْتُمْ إِلَّا تَخْرُصُونَ﴾ سورة الأنعام: ١٤٨

یعنی: مشرکین کہیں گے کہ اگر اللہ چاہتا تو نہ ہم اور نہ ہی ہمارے باپ دادا شرک کرتے اور نہ ہی ہم نے کوئی چیز حرام کی ہوتی، اسی طرح ان سے پہلے لوگوں نے بھی جھٹلایا (یعنی مسئلہ تقدیر کو غلط رنگ دیا) آخر کار انہیں ہمارا عذاب لاحق ہوا. کہو کہ تمہارے پاس کوئی ثبوت ہے (کہ اللہ نے تمہیں شرک کرنے پر مجبور کیا) تو دکھاؤ مگر تم لوگ تو محض خیال آرائی ہی کرتے ہو اور تم لوگ تو بس بے پر کی اڑاتے ہو.

تو اللہ تعالیٰ نے تقدیر کا بہانہ بنا کر اپنے شرک کرنے کو مجبوری ظاہر کرنے والوں کے بارے میں صاف بتا دیا کہ پہلے لوگوں کی طرح یہ لوگ بھی اسی طرح اپنی غلطی چھپانے کے لئے جھوٹ کا سہارا لیں گے اگر انکا یہ عذر صحیح ہوتا تو اللہ تعالیٰ انہیں عذاب میں مبتلا نہیں کرتا پھر اللہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

تعالیٰ نے اپنے نبی کو ہدایت کی کہ ان سے ثبوت مانگیں اور یہ بھی بتا دیا کہ ان کے پاس ایسا کوئی ثبوت نہیں ہے۔

تیسرا جواب یہ ہے کہ تقدیر تو ایک پوشیدہ راز ہے جب تک کوئی عمل واقع نہیں ہو جاتا اس وقت تک اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو اس کا علم نہیں ہوتا تو کوئی شخص یہ کیسے کہہ سکتا ہے کہ میں یہ گناہ کر رہا ہوں اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے میرے لئے یہی لکھ رکھا ہے؟ وہ یہ کیوں نہیں کہتا کہ اللہ نے میرے لئے نیکی کا عمل لکھا ہوا ہے اس لئے گناہ کے بجائے نیک عمل کروں گا!

چوتھا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو عقل و سمجھ سے نوازا ہے اور اس کی ہدایت کے لئے انبیاء اور کتابیں بھیجی ہیں پھر اس کو اچھے اور برے کی تمیز بھی دے دی اور اسے "ارادہ اور قدرت" دیکر اس قابل کر دیا کہ وہ نیک و شر دونوں راستوں میں سے جس کا چاہے انتخاب کر لے، تو پھر یہ گناہ گار اچھی راہ کو چھوڑ کر بری راہ اختیار کرنے پر کیوں بضد ہے؟؟؟

ذرا سوچئے! اگر اس گناہ گار کو کہیں جانا ہو اور اس کے سامنے دو راستے ہوں ایک آسان اور پُر امن جبکہ دوسرا مشکل اور خطرناک تو وہ یقیناً پہلا راستہ اختیار کرے گا اور دوسرے راستہ کو یہ کہہ کر اختیار نہیں کرے گا کہ اللہ نے ایسا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ہی لکھا ہوا ہے بلکہ اگر اس نے ایسا کیا تو لوگ اسے بیوقوف اور پاگل ہی کہیں گے. اسی طرح اچھی اور بری راہ ہے انسان کو چاہئے کہ اچھی راہ پر چلے اور بری راہ پر چلنے کے لئے "مُقدّر" کا بہانہ بنا کر خود کو دھوکہ نہ دے. ہم جانتے ہیں کہ انسان روزی کمانے کے لئے سارے طریقے آزماتا ہے اور محض تقدیر پر تکیہ کر کے گھر میں بیٹھا نہیں رہتا.

تو پھر دنیا کے لئے کوشش کرنے اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی کوشش کرنے میں کیا فرق ہے؟ نیکی کو چھوڑنے کے لئے تقدیر کا بہانہ کیوں کرتے ہو جبکہ دنیا کمانے کے لئے تقدیر پر بھروسہ نہیں کرتے!

مسئلہ تو بہت واضح ہے لیکن دراصل منفی رجحانات اور بری خواہشات انسان کو اندھا اور بہرا کر دیتی ہیں!!!

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

نوجوانوں سے متعلق احادیث

اب جبکہ ہماری گفتگونوجوانوں کی الجھنوں کے بارے میں ہو رہی ہے تو اب میں چند ایسی احادیث پیش کرنا مناسب سمجھتا ہوں جن میں نوجوانوں کا ذکر ہے:

۱-آپ کے رب کوایسے نوجوان پسند ہیں جن کے برے مشغلے نہ ہوں (احمد)

۲- سات لوگ ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اُس دن اپنے یہاں سایہ نصیب کرے گا جبکہ کہیں اور سایہ نہ ہوگا: منصف حکمران، ایسانوجوان جواللہ کی اطاعت گزاری میں پروان چڑھا ہو، ایسا شخص جس کا دل مسجد میں لگا رہے، ایسے دوافراد جواللہ کی محبت میں آپس میں ملے اور اسی بنیاد پر علیحدہ ہوئے، ایسا شخص جسے اونچے رتبے اور حسین خاتون نے دعوتِ گناہ دی تو اس نے یہ کہہ کراسے ٹھکرادیا کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں، ایسا شخص جواتنی رازداری سے صدقہ کرے کہ گویا ایک ہاتھ سے دیا تو دوسرے ہاتھ کوبھی خبر نہ ہواور ایسا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

شخص جو تنہائی میں اللہ کو یاد کر کے رو پڑا۔(بخاری، مسلم)

۳-حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ نوجوان اہلِ جنت کے سردار ہیں۔(ترمذی)

۴-اہلِ جنت سے کہا جائے گا کہ تم پر ایسی جوانی آئے کہ کبھی بوڑھے نہ ہو۔(مسلم)

۵-جب بھی کوئی نوجوان کسی بوڑھے شخص کی بزرگی کا لحاظ کرتے ہوئے اسکی عزت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بڑھاپے کے لئے بھی کسی کو مقرر کر دیتا ہے۔(ترمذی، لیکن اس روایت کی سند کمزور ہے)

۶-ابوبکر رضی اللہ عنہ نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے کہا، اُن کے قریب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بھی تھے: آپ ایک سمجھدار اور باکردار نوجوان ہیں، چونکہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل شدہ وحی لکھا کرتے تھے اس لئے اب قرآن ایک جگہ جمع کریں۔(بخاری)

۷-نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک نوجوان کے پاس تشریف لائے جبکہ اس کا آخری وقت قریب آچکا تھا، پوچھا: کیسا لگ رہا ہے؟ عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا شوق ہے اور اپنے گناہوں کا ڈر بھی ہے۔تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کسی بندہ کے دل میں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

یہ دو چیزیں اکٹھی ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ بالضرور اسے وہ عطا کرتا ہے جسے اس کا شوق ہو اور اس چیز سے بچا لیتا ہے جسکا اس کو ڈر ہو۔ (ابن ماجہ)

۸- براء بن عازب نے غزوہ حنین کے بارے میں کہا: واللہ نبی کریم ﷺ ہرگز پیچھے نہ ہٹے لیکن دراصل پھرتیلے جلد باز نوجوان صحابہ بغیر اسلحہ کے نکل کھڑے ہوئے۔ (بخاری)

۹- ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم اُس وقت نبی کریم ﷺ کے ساتھ جنگ کے لئے نکلا کرتے تھے جبکہ ہم نوجوان تھے۔ (احمد)

۱۰- انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انصار میں ستّر نوجوان تھے جنہیں قاری کہا جاتا تھا، وہ مسجد میں ہوتے تھے جب شام ہوتی تو مدینہ کی کسی جگہ چلے جاتے اور وہاں پڑھتے پڑھاتے اور عبادت کرتے، ان کے گھر والے یہ سمجھتے کہ وہ مسجد میں ہیں اور مسجد والے یہ سمجھتے کہ گھر میں ہیں پھر جب صبح ہوتی تو میٹھا پانی تلاش کرتے اور ایندھن جمع کرتے اور لا کر نبی کریم ﷺ کے حجرہ کے قریب رکھ دیتے۔ (احمد)

اور اس سے وہ اہلِ صفّہ کے لئے کھانا خریدتے تھے، اہلِ صفّہ مدینہ آنے والے نادار مہاجرین تھے ان کا کوئی گھر بار نہ تھا وہ مسجد میں ایک ٹیلہ پر یا اس

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کے قریب رہا کرتے تھے۔

۱۱- عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ایک ساتھی علقمہ کہتے ہیں کہ ایک بار میں عبداللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ منیٰ میں جا رہا تھا تو انہیں عثمان رضی اللہ عنہ ملے وہ وہیں کھڑے ہو کر باتیں کرنے لگے، عثمان رضی اللہ عنہ نے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہا: ابو عبدالرحمٰن! کیوں نہ تمہاری شادی کسی لڑکی سے کرا دیں تاکہ تمہیں کچھ گزرا ہوا زمانہ یاد دلا دے، عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ نے تو وہی بات کہہ دی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے کہی تھی: اے نوجوانو! جو شادی کر سکتا ہے وہ ضرور شادی کر لے کیونکہ نگاہوں کو نیچا رکھنے اور شرم گاہ کی حفاظت کا یہی سب سے بہتر ذریعہ ہے اور جو شادی نہ کر سکے تو پھر وہ روزے رکھا کرے یہی اس کے لئے ڈھال ہے۔ (بخاری، مسلم)

۱۲- حدیثِ دجّال میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ دجال جوانی سے بھرپور ایک شخص کو بلائے گا اور تلوار مار کر تیر کے برابر دو ٹکڑے کر دے گا پھر اسے آواز دے گا تو وہ ہنستا ہوا تروتازہ چہرے کے ساتھ اس کی طرف آئے گا۔ (مسلم)

۱۳- مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

میں اُس وقت حاضر ہوئے جبکہ ہم لوگ ہم عمر نوجوان تھے، ہم نبی کریم ﷺ کے پاس بیس دن رکے، نبی کریم ﷺ نہایت مشفق اور مہربان تھے جب انہیں اندازہ ہوا کہ اب ہمیں اپنے گھر والے یاد آرہے ہیں تو ہم سے ان کے بارے میں پوچھا تو ہم نے انہیں بتادیا، فرمایا: اپنے گھر والوں کے پاس جاؤ اور وہیں ٹھہرو، انہیں تعلیم دو اور عمل کراؤ، پھر کچھ چیزوں کا ذکر کیا اور فرمایا: اور نماز اسی طرح پڑھو جیسا کہ تم نے مجھے پڑھتا ہوا دیکھا اور جب نماز کا وقت آجائے تو تم میں سے کوئی اذان دے پھر کوئی بڑا نماز پڑھائے.(بخاری)

بس یہی کچھ ہم بتانا چاہ رہے تھے...دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ اصلاح فرمادے.(آمین)

والحمد لله رب العالمين

وصلى الله وسلم على نبينا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين.